ز اجتہادِ عالمانِ کم نظر
اقتداء بر رفتہ گاں محفوظ تر
ذوقِ جعفر ، کاوش رازی نماند
آبروئے ملّت تازی نماند

الغرض اس پُر آشوب نازک سیاسی دور میں یہ دانش مندی ، احتیاط اور دین کی خیرخواہی کی بات تھی ـ کہ چوتھی صدی کے بعد اور پھر چھٹی صدی کے بعد ان خطرات کے پیش نظر جو اجتہاد کے اس دروازہ کو کھلا رکھنے کی صورت میں نظر آ رہے تھے ـ اجتہاد کے دروازے کو بند قرار دیا جائے ـ ان حالات میں یہ فیصلہ کرکے اور عام مسلمانوں کے ذہن میں یہ بات بٹھا کر اس طرح دین کو محفوظ کرنے کا طریقہ اختیار کرکے حقیقۃً ان علماء کرام نے فقاہت اور رسوخ فی العلم کا ثبوت دیا تھا ـ لیکن ان حضرات کے اس فیصلے کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ اجتہاد بھی منصب نبوت کی طرح بالکل ختم ہو گیا ہے ـ اور آگے آنے والے ادوار میں اجتہاد بہ ہر صورت ممنوع و محذور ہے ـ علاّمہ عزالدین بن عبد السلام رحمہ اللہ علیہ فقہاء شافعیہ میں سے ایک بہت بلند مقام فقیہ ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ,,اگر آج کوئی ایسا واقعہ پیش آ جائے جس کے بارے میں ہمیں کوئی نص نہ ملے یا اس کے بارے میں سلف صالحین کے درمیان اختلاف رہا ہو تو لازمی طور پر اسے کتاب و سنت کی روشنی میں نئے اجتہادکے ذریعہ حل کیا جائیگا اوراس کا کوئی نہ کوئی شرعی حکم بتایاجائیگا اور اس کے سوا کوئی دوسری بات وہ کہہ سکتا ہے جو ہذیان کا مریض ہو،،

جن علماء کرام نے اجتہاد کا دروازہ بند ہونے کا حکم دیا تھا ان کی مراد یہ تھی کہ چاروں ائمہ مجتہدین نے نصوص کتاب و سنت سے جتنے مسائل کا استنباط و استخراج کیا ہے اور وہ استنباط کسی وقتی عرف اور وقتی مصلحت پر بھی مبنی نہیں تھا ـ اور آج بھی ان مسائل پر بہ آسانی عمل ہو سکتا ہے تو آج خواہ مخواہ ان مسائل کو زیر بحث لا کر نئے سرے سے کسی اور استنباط و